سالانہ قیمت ۳/۸ (تین روپیہ آٹھ آنہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹



نورافشاں

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم-اے ایڈیٹر
رینو منزل- وارث روڈ) لاہور
پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
پادری ڈبلیو- جے کلارک صاحب
ایم-اے (ایمپرس روڈ لاہور) مینجر

جملہ خطوکتابت اور ترسیل
زر بنام مینجر صاحب ہونا چاہیے
اور مضامین و اشتہارات
وغیرہ برائے اندراج بنام ایڈیٹر
ارسال فرماکر ممنون فرمائیں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہو

جلد ۵۰ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے- ۲۷- اکتوبر ۱۹۲۲ء | نمبر ۴۳

غزل

از قلم نصیر کرنالوی

للّٰہ الحمد اضطراب عشق کی تاثیر سے — وہ ہوئے برگشتہ خاطر دشمنِ بے پیر سے

بیکسیہائے شبِ ہجراں میں ہے اپنی رفیق — تجھ سے بڑھکر کیوں نہ ہو اُلفت تری تصویر سے

جوشِ وحشت تس پہ شوقِ دیدِ لیلیٰ ہائے ہائے — دیدۂ مجنوں ہوئے ہیں حلقۂ زنجیر سے

چارۂ تسخیرِ وحشت پیشگاں دشوار ہے — نکہتِ گل ہاتھ آتی ہے کہیں تسخیر سے

تشنہ کامانِ شہادت قتل گہ میں آئے ہیں — تُو نہیں سیراب کر آبِ دمِ شمشیر سے

شکوہ سنجِ غفلتِ احباب رہنا ہے فضول — موت بھی غافل ہے تیرے عاشقِ دلگیر سے

تختۂ مشقِ ستم ہوں خوب کر مشقِ ستم — تیغ سے خنجر سے برچھی سے سناں سے تیر سے

شوخیٔ دورِ فلک سے ایک عالم تنگ ہے — خوئے اطفال اب تلک چھٹتی نہیں اس پیر سے

غیرِ رسوائی نہیں کچھ خودستائی میں نصیر
علم ہوتا ہے عیاں تحریر سے تقریر سے

ولہٗ

زینت طلب اربابِ صفا کو نہیں دیکھا — خورشید کے پنجہ پہ حنا کو نہیں دیکھا

مخلوق نقطۂ ہستیٔ خالق کی ہے برہاں — اندھے ہیں جو کہتے ہیں خدا کو نہیں دیکھا

دشوار ہے دیدار خدا ہوا سے حاصل — جس نے رُخِ محبوب خدا کو نہیں دیکھا

اے شاہِ عطا کوش ترے رحم کے قرباں — تُو نے کبھی بندوں کی خطا کو نہیں دیکھا

دنیا کی طلب اس کو نہیں نام کی خواہش
آرام سے شاہ و فقرا کو نہیں دیکھا

دو شعر دیکھو صفحہ

غزل

آوارگی میں خاک حشر کا گماں رہا — فکرِ بہشت و خوفِ جہنم کہاں رہا

گو پیچ ہوگئیں ہیئت عالم کی بندشیں — آزاد ہو کے بندۂ پیرِ مغاں رہا

شوریدگی میں دانہ ہوئی مضطرب کی آنکھ — غافل کے دل سے جلوۂ قدرت نہاں رہا

تصویر دیکھ آپ کی تصویر بن گئے — وہ نظر تھی کہ عالمِ سکتہ رواں رہا

سوچا کئے کہ فرصتِ نالہ ملے تو رو دیں — اگرچہ لب تلک مگر آہ و فغاں رہا

رو کا کئے پر رُک نہ سکا زخم دل کا درد — آخر رہا تو توڑ کے کون و مکاں رہا

بیقدریٔ جہاں کی شکائت سُنے تو کون؟ — عالم میں آج کون صداقت نشاں رہا

مدح ہوئی سو رائیگاں تعریف بے اثر — اک اپنے واسطے نہ کوئی قدرداں رہا

بُلبل کا نام ہے فقط اور گل کا رنگ ہے — نغمہ رہا نہ کوئی یہاں گلستاں رہا

اس بیکسی میں اشک تسکیں رہی تو یوں — اِک نامِ حق تھا اپنے جو وردِ زباں رہا

خاکسار ؛- سموائیل دکٹر- اشک- بی- اے- بیپٹسٹ مشن کھرڑ-

درس

سب سے بڑا اور پہلا اور اُس کی مانند حکم

خداوند کی جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری سمجھ سے پیار کر۔ پہلا اور اور بڑا حکم یہی ہے۔ دیکھو استثنا ۶: ۵۔

اور دوسرا اُس کی مانند ہے کہ تو اپنے پڑوسی کو ایسا پیار کر جیسا آپ کو متی ۲۲: ۳۷-۳۹۔

یونانی فلاسفر لقمان حکیم کے نام سے ایک چھوٹا سا رسالہ پند سود مند کے نام فارسی زبان میں ہے۔ اس میں حکیم صاحب موصوف نے اپنے فرزند ارجمند کے واسطے سو نصیحتیں لکھی ہیں۔ ان میں سب سے پہلے اول نصیحت یہ ہے کہ اے جان پدر خدائے خود را بشناس ترجمہ۔ اے باپ کی جان بیٹے سے مراد ہے اپنے خدا کو پہچان۔

انسان کا یہ امر طبعی اور اس کی دلی خواہش ہے اور نیز ہم کو اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا خالق ہمارا خدا ہمارا پروردگار ہے۔ اور ہم مسیحیوں کے ایمان میں ہمارا باپ یہی ہے جو اکیلا اور عجائب کام کرتا ہے۔

اگر انسان نے دُنیا کے کل علوم حاصل کئے اور فطرت کے سارے رازوں سے بھی واقف ہوگیا۔ اور اپنے خدا کو نہ جانا تو بقول مقدس پولوس رسول وہ شخص ٹھنٹھناتا ہوا پیتل اور جھنجھناتی ہوئی جھانجھ ہے پر ظاہر ہے کہ خدا نے اپنی ہستی کو خلقت کی چیزوں میں ہم پر ایسا ظاہر کیا کہ ہم کو اس کی عدم واقفیت کے لئے کوئی عذر نہیں۔ بلکہ ہمارے قلوب ہم کو ملزم ٹھہراتے ہیں۔ جب تک ہم اپنی ہستی کا اقرار کرتے ہیں اس واجب الوجود زندہ جاوید الحی القیوم خدا کا انکار کرنا کمال حماقت ہے۔ جیسا داؤد نے فرمایا کہ احمق اپنے دل میں کہتا ہے کہ کوئی خدا نہیں۔ اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اُس کے سارے کام جسمانی ہوں یا روحانی بگڑ گئے۔

غیر مسیحیوں کے بمقابل ہم مسیحیوں کو اس امر میں بہت ہی روشنی ملی ہے وہ اندھیرے میں بھٹکیں تو بھٹکیں۔ مگر اے عزیز نوجوانو ہم تو بالکل اس نور کے اندر ہیں اور اُسی میں بستے ہیں۔

اس لئے کہ خدا نے اپنے آپ کو اپنے بیٹے میں ایسا ظاہر فرمایا کہ اس سے زیادہ اگر ہزار حجاب اُٹھانے جائیں ممکن نہیں۔ گو فی الحال آئینہ سے دھندلا سا دیکھتے ہیں۔ پر اس وقت روبرو دیکھینگے۔ جیسا لکھا ہے کہ مبارک وہ ہیں جن کے دل پاک ہیں کہ وہ خدا کو دیکھینگے۔

ہماری آیات مورد عنوان میں پیار کا لفظ ہے اور استثنا میں اسی کا مترادف دوست آیا ہے۔ بتھوڑے غور و مقابلہ کے بعد مطلب دونوں کا ایک ہی پایا جاتا ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس پہلے اور سب سے بڑے حکم کو عمل میں لانے کے لئے محض اُس کا جاننا کہ خدا ایک ہے اور وہ موجود بھی ہے وہ بڑا فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا یعقوب رسول اپنے خط کے ۲: ۱۹ آیت میں فرماتا ہے۔ تو ایمان لاتا ہے کہ خدا ایک ہے اچھا کرتا ہے۔ شیاطین بھی یہی مانتے اور تھرتھراتے ہیں عزیز نوجوانو۔ اگر ہم صرف اتنا ہی کرتے ہیں تو ہم میں اور غیر مسیحیوں میں مابہ الامتیاز کیا ہے۔ پس ضرور ہے کہ ہم اپنے خدا کو پیار کریں اس سے ملاقات کے ایسے مشتاق ہوں جیسے دوست دوست کا مشتاق ہوتا ہے۔

چونکہ یہ مضمون اس چھوٹے سے درس میں مکمل ادا نہیں ہو سکتا۔ جیسا دریا کوزہ میں نہیں سما سکتا کیونکہ جب تک خدا اور اُس کی ذات و صفات کی نسبت مفصل حالات معلوم نہ ہوں ہماری واقفیت عدم واقفیت سے زیادہ نہیں ہے ہم اس درس میں اُس کی مانند کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں۔ سائل کے سوال میں اس امر کی تشریح نہ تھی جو خداوند نے کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ پہلے اور سب سے بڑے حکم کی تعمیل غیر ممکن ہے جب تک کہ ہم اس۔ کے مانند پر غور نہ کریں۔

اس کا سبب یہ ہے کہ مقدس یوحنا جو خداوند کا پیارا شاگرد ہے فرماتا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ میں خدا سے محبت رکھتا ہوں اور اپنے بھائی سے دشمنی رکھے تو جھوٹا ہے۔ ا یوحنا ۴: ۲۰۔

پس لازم ہے کہ اس حکم کے ماننے میں ہم اس بات کو ہمیشہ مدنظر رکھیں کہ اگر ہم اپنے پڑوسی سے جس کو دیکھتے ہیں جس میں رہتے ہیں جانتے ہیں پہچانتے ہیں محبت نہیں رکھتے اور اُس کو پیار نہیں کرتے تو خدا کو جس کو کبھی نہیں دیکھا ہم کیونکر پیار کر سکتے ہیں۔

پس اے عزیز نوجوانو! میں تمہیں بڑے زور سے کہتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ اپنے بھائی سے محبت کرو۔ یاد رکھو کہ یہ زینہ ہے اس معراج پر جانے کے لئے جس کو کہا گیا کہ تو خدا کو اپنے سارے دل اور ساری جان اور سارے زور اور ساری سمجھ سے پیار کر۔ آمین۔

ک۔ ن منت سکنہ کانپور

آواز یوگی

رباعی

در فراق یار جوگی گشتہ ام
ہمراں دل دار جوگی گشتہ ام
میل دارد یار من با جوگیاں
زیں سبب ناچار جوگی گشتہ ام

ناظرین با تمکین جب تک سپیت سنیاس اور جوگ (روگ) دھارن نہ کریگی تب تک پیارے ہندوستان

نورافشان

مطبوعہ ۲۷ اکتوبر ۱۹۲۲ء

میری دولت کی بابت تیری مرضی پوری ہو

اکثر مسیحی اور غیر مسیحی لفظی یا معنوی طور سے خداوند کی دُعا کے یہ الفاظ کہ "تیری مرضی پوری ہو" اپنی اپنی دعاؤں میں دہرایا کرتے ہیں۔ خدا کی مرضی کے پورا ہونے کی بابت دعا کرنی ایک درحقیقت مبارک بات ہے۔ ایماندار کا خدا کی مرضی کے پورا ہونے کا تقاضا کرنا ایک اعلیٰ اور شریفانہ تقاضا ہے بشرطیکہ ایماندار اپنے اس تقاضے کا مطلب بھی سمجھتا ہو۔

خدا سے اُس کی مرضی کے پورا ہونے کی دعا کرنا ایک عبث فعل ہو سکتا ہے۔ اگر ایماندار اپنی ذات و شخصیت کو الگ رکھ کر یا مستثنیٰ کر کے دعا کرے خدا کی مرضی کے پورا ہونے کی دعا اپنی مرضی اور ارادے کو بچا کر کرنا بُرا ہے۔ خدا کی مرضی کے پورا ہونے کی دعا اپنے وقت کو بچا کر کرنا بھی بے فائدہ ہے۔ خدا کی مرضی کے پورا ہونے کی دعا کرنا اور اپنے بال بچوں اور خاندان کو بچا کر اور اپنی ملازمت اور نوکری تک کو الگ کر کے ایک عبث فعل ہے۔ ایسے ہی اپنی دولت کو الگ کر کے خدا کی مرضی کے پورا ہونے کی دعا کرنا ایک فعل ناجائز ہے۔ کیا آپ نے کبھی خدا سے دعا کرتے ہوئے اس سے یہ بات مانگی کہ میری دولت کی بابت تیری مرضی پوری ہو؟ کتنی دفعہ آپ ایک سخت محتاج کی فریاد سنتے ہوئے اور جیب میں پیسے رکھتے ہوئے پاس سے یوں گذر گئے جیسے کہ آپ کے کان نہ تھے۔ کتنی دفعہ اخباروں میں اور اشتہاروں میں آپ نے آرمینیا اور روس اور دنیا کے دیگر مصیبت زدوں کے حالات پڑھے۔ امداد کی درخواستیں آپ کی نظروں سے گذریں مگر آپ نے اُن کی طرف مطلق توجہ نہ کی۔ آپ نے اپنی زندگی میں اپنی دولت کو خدا کی مرضی کے موافق خرچ کرنے کے صدہا موقعے دیکھے پر آپ نے اپنی پونجی کو آج تک ہاتھ نہ لگایا۔ اگر لگایا تو صرف ذاتی فوائد کی تحصیل کے لئے لگایا۔ آپ نے کبھی خدا سے آجتک دریافت نہ کیا کہ اے خدا تیری زائد دی ہوئی دولت کو کیا کروں؟ آپ نے اسے اپنی ذات کے فوائد کے لئے جمع رکھا ہے کیا آپ کا دولت کی بابت خدا سے کبھی استفسار نہ کرنا اور دولت کو راہِ خدا میں خرچ نہ کرنا آپ کی زرپرستی کی دلیل نہیں ہے۔ آپ کو یاد نہیں کہ زرپرستی اور خداپرستی ایک پرستار سے نہیں ہو سکتی ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں کہ زر کی دوستی تمام برائیوں کی جڑ ہے؟

آپ کی اور میری دولت کی بابت خدا کی مرضی یہ ہے کہ وہ زائد دولت حقداروں تک پہنچائی جائے۔ وہ جو آج فاقہ مستیاں کر رہے ہیں اور اہل اللہ ہو کر نانِ شبینہ کو ترستے اور تڑپتے پھرتے ہیں۔ وہ جو بنی آدم کی فلاح کے لئے کوشاں پھرتے ہیں۔ وہ جو زمانہ کے مظالم کے ہاتھوں سے تباہ حال ہو گئے ہیں۔ وہ جو یسوع مسیح کے نام سے بے سبب ستائے جاتے ہیں اُن کی فلاح و بہبودی کا حصہ تیری دولت میں ہے۔ اپنے مقدور سے اُن تک اپنی دولت کے فوائد کو پہنچانا ہر ایک مسیحی کا کام ہے خدا کی یہی مرضی ہے کہ جو کچھ تو محتاجوں اور حاجتمندوں کو دے سکتا ہے دے اور خداوند کی پیروی کر۔ جو اگرچہ دولتمند تھا پر اُس نے دوسروں کی فلاح و نجات کے لئے اپنا سب کچھ خرچ کر دیا تو اُس کے لئے کیا دیتا ہے؟

بیروت میں مشنری پریس اور لاہوری احمدیت کا مشنری کام کی ترقی پر رشک اور مروجہ اسلام کی ناکامی پر حسرت وافسوس

بیروت پریسبیٹیرین بورڈ آف فارن مشنز نے حال ہی میں صد سالہ سالگرہ منائی ہے۔ اس موقعہ پہ مشن کی طرف سے نئی امریکن طرز کی دو فولادی عمارات تعمیر کی گئیں۔ پرانے پریس جو چھ سو شیٹ فی گھنٹہ کے حساب سے چھاپتے تھے اُن کی جگہ کیل کی خودبخود چھاپنے والی مشینیں لگائی گئی ہیں جو ۳۰۰۰ شیٹ فی گھنٹہ کے حساب سے طبع کرتی ہیں۔ ٹائپ کو ترتیب دینے والے سولہ دستی آلات کے بجائے منیا عربی مینوٹائپ قائم کیا گیا ہے۔ موجودہ ایجادات و ترقیات کے مطابق ان انتظامات کو یہاں تک مکمل کیا گیا ہے کہ سالگرہ کے دن مشن لٹریچر کے لئے ہوائی جہاز کے ذریعہ سے اس قدر آرڈر عراق سے آئے کہ کبھی اس سے پیشتر نہ آئے تھے۔ بصرہ سے بیروت تک ہوائی جہاز میں صرف دو دن صرف ہوئے حالانکہ کورک کے دوسرے معمولی رستے کے ذریعہ سے جو ہندوستان سے ہوتے ہوئے بحیرہ قلزم اور مصر کے رستے سے بیروت جاتا ہے قریباً تین ماہ صرف ہوتے ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر بیروت کا یہ مشنری پریس اسباب کے درپے ہے کہ تقسیم لٹریچر کا کام بھی

ہوائی جہازوں کے ذریعہ سے کرایا جائے۔

بیروت شام کا بہت بڑا اسلامی بندرگاہ ہے وہاں امریکن مشنریوں کا ایک بہت بڑا کالج بھی ہے۔ جہاں بہت سے مسلمان طالب علموں نے ڈاکٹری اور دوسرے علوم میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور حالات مندرجہ بالا سے اس مشن کو قائم ہوئے سو سال گذر گیا ہے۔ بالمقابل مسلمانوں کا کیا حال ہے۔ ہمیں معتبر ذرائع سے اس بات کا علم ہے کہ بیروت میں کوئی اسلامی لٹریچر مفتی بیروت کی مرضی اور اجازت کے بغیر شائع نہیں ہو سکتا اور اس لئے بہت سی ایسی کتابیں جو ان مشنری اثرات سے مسلمانوں کو بچانے کا موجب ہو سکتی اور موجودہ علوم کی روشنی میں اسلام کی صداقت اور قرآن کریم کی حقانیت کو اظہر من الشمس کرتی ہیں بیروت میں شائع نہیں ہو سکتیں۔

حیرت ہے۔ مشنری لٹریچر مسلمانوں کے اندر اس کثرت کے ساتھ شائع ہو کہ اب ہوائی جہاز کے ذریعہ سے اس کی تقسیم کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مسلمان بچے مشنری کالج میں جا کر تعلیم پائیں اور مسیحیت سے متاثر ہو کر نکلیں لیکن مفتی صاحب ٹس سے مس نہ ہوں لیکن اسلامی لٹریچر جو ایسے اثر کو زائل کرنے اور حفاظت اسلام کا موجب ہے محض اس وجہ سے بند کر دیا جائے کہ اس میں بعض فروعی مسائل مفتی صاحب کے بعض خاص خیالات کے مطابق بیان نہیں ہوتے

جرمن مشنری ہندوستان میں

ہندوستان میں ایک مدت سے بہت سے ممالک کے مشنری کام کر رہے ہیں اور پھر ان کی کئی ایک علیحدہ علیحدہ سوسائٹیاں ہیں۔ ان میں سے جرمن مشنریوں کو ایام جنگ میں روک کر خارج البلد کر دیا گیا تھا۔ اب پھر حکومت ہند نے ان کو بعض شرائط کے ماتحت کام پر واپس آنے کی اجازت دے دی ہے۔ یہ مشنری ایسے علاقوں میں جہاں تبلیغ مسیحیت کے کام کا کوئی نقصان پہنچ رہا ہے انفرادی طور پر آکر کام کر سکتے ہیں۔ سوسائٹیوں کے رنگ میں آکر کام کرنے کی اجازت ابھی نہیں اس مشن کا جس کے ساتھ اس کا تعلق ہوگا سب سے بڑا افسر لازمی طور پر برطانوی رعایا میں سے ہونا چاہیئے۔ اس غرض کے لئے درخواستوں کی تعداد محدود ہوگی۔ اور صرف ان لوگوں کی طرف سے ہونگی جو پہلے ہندوستان میں کام کر چکے ہیں۔ یہ سب انڈیا آفس لندن سے حکومت ہند کے پاس بھیجی جائینگی۔ جو ہر ایک درخواست کا اس کے خاص حالات کے مطابق فیصلہ کریگی۔

تعجب ہے اس گئی گذری حالت میں بھی جبکہ نہ صرف ملکی اور تمدنی طور پر ہی بلکہ جیسا کہ کہا جاتا ہے۔ مذہبی پہلو سے بھی جرمن قوم سخت مصائب میں سے ہو کر گذر رہی ہو تبلیغ مذہب کا جوش ابھی ان میں باقی ہے۔ کاش مسلمانوں میں اس کا عشر عشیر ہی ہوتا تو کم از کم ہندوستان میں اسلام کی تبلیغ چنداں مشکل بات نہ تھی۔

ہوا سے بجلی

مسٹر ٹی۔ آر۔ این کا تاج محل ہوٹل بمبئی کو دلاتی جہاز کے ایک مسافر سے بعض کاغذات ملے ہیں جو "فارم۔ لائیٹ اینڈ پاور" نامی کسی رسالہ کے اوراق ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے سائنسدانوں نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا ہے جس کے ذریعہ سے بہت سی ہوا کو جمع کر کے اس سے بجلی کی طاقت پیدا کی جا سکتی ہے۔

اس آلہ کے متعلق لکھا ہے کہ اس میں قطعاً کوئی پیچیدگی نہیں۔ نہ ہی اس کے لگانے میں کوئی دقت واقعہ ہوتی ہے۔ یہ اسی طرح سے کام کرتا ہے۔ جیسے ایک اعلےٰ درجہ کا پٹرول سے کام دینے والا روشنی اور طاقت کا آلہ۔ ان دونوں آلات میں بڑا فرق صرف اس قدر ہے کہ اس میں پٹرول یا کسی اور ایندھن کی ضرورت نہیں۔ سال میں صرف ایک مرتبہ اسے تیل دینا کافی ہے۔ یہ عملی طور پر خود بخود کام کرتا ہے اور اس کے چلانے کے لئے کوئی انجن یا کسی اور چیز کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اس کو کسی اونچی سرزمین پر یا ایسی جگہ جہاں ہوا بہت زیادہ ہو لگایا جاتا ہے۔

اس طریق سے بجلی پیدا کرنا گویا اس پہلو میں ایک نئے دور کا آغاز ہوتا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو بھی بجلی کی روشنی میسر آ سکیگی جو ایسی جگہوں پر رہائش رکھتے ہیں۔ جہاں بجلی پیدا کرنے کا کوئی آلہ نہیں۔ ہزارہا گاؤں ایسے ہیں جو ابھی تک بجلی کے محیر العقول کرشموں سے محروم ہیں۔

اخبار مذکور رقمطراز ہے کہ اس نو ایجاد آلہ کے ذریعہ جو خود بخود چلتا ہے اور جسے مکان یا اس جگہ سے جہاں بجلی کی ضرورت ہے کسی فاصلہ پر لگایا جا سکتا ہے۔ یا بجلی اگر ہوا سے اخذ کر لی جائے تو بجلی کی روشنی پنکھے اور استریاں وغیرہ کرنے اور دودھ سے ملائی نکالنے اور دیگر کلوں کا کام بہت سے ایسے لوگ بآسانی لے سکتے ہیں۔ جو اب اس کے لئے ترستے ہیں۔ لیکن انہیں بجلی میسر نہیں۔

یہ بھی لکھا ہے کہ اگرچہ اس کے لئے تمام ممالک کے سائنسدان کوشش کرتے رہے ہیں لیکن امریکہ نے اس سوال کو سب سے پہلے حل کیا ہے۔

اس میں ایک ضروری بات مدنظر رکھنے والی یہ تھی کہ رات دن کام کرے اور ہر ایک گھر کی ضروریات کے لئے مکتفی ہو۔

کہا جاتا ہے کہ اس نئی ایجاد کی طرف ان لوگوں کی جنکی جائدادیں دور دور واقعہ ہیں۔ توجہات خاص طور پر مبذول ہو رہی ہیں اور بعض مقامات پر اسکو لگا کر آزمائش کی گھٹی رہ اس کے کام کی رفتار کو

خاص طور پر پروٹ کیا گیا ہے۔ جو تسلی بخش ثابت ہوئی ہے۔

ان بیانات کے رو سے یہ توقع کرنا بیجا نہیں کہ بجلی کے تمام کاروبار میں عنقریب ایک انقلاب عظیم برپا ہونے والا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب ہوا سے حاصل شدہ بجلی سے دور افتادہ مقامات بھی روشن ہو جائینگے۔

عیسائیت مدراس میں

لالہ خوشحال چند صاحب آریہ جو حال ہی میں مدراس کا دورہ کرنے کے بعد وہاں سے واپس آئے ہیں آریہ گزٹ مورخہ ۲۲ جون میں لکھتے ہیں۔

صوبہ مدراس میں چار مہینے رہنے کے بعد مدراسی لوگوں کے متعلق جو اثر لیکر آیا ہوں وہ یہ ہے کہ مدراس میں قریباً ہر ایک ہندو کے دل پر عیسائیت کی مہر لگی ہوئی ہے۔ کٹر پور انک ہندو۔ چھوا چھوت میں کمال دکھلانے والے ان براہمنوں کو کئی فٹ کے فاصلہ پر کھڑے رہنے کا حکم دینے والے بھی عیسائیوں کی تعریف کرتے نہیں تھکتے۔ بچہ۔ بوڑھا۔ جوان۔ سبھی عیسائیوں کے گرویدہ ہیں۔ صدیوں سے عیسائیت نے ان پر ایسا زور اور جادو ڈالا ہے کہ وہاں کے ہندو بھی عیسائیت کے خلاف سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

مالابار اس حالت میں سب سے بڑھ کر ہے۔ وہاں کے لوگوں کو دیکھو۔ ان کے مکانات کو دیکھو اُن کے مکانات کی چھتوں کی ایک ایک اینٹ پر "باسل کرسچین مشن" کی مہریں ہیں۔ مکانات کے فرشوں پر "باسل کرسچین مشن" کا نام ہے۔ ان کے گھروں میں گھس جاؤ وہاں آپ کو حضرت مسیح کی زندگی کی مختلف حالتوں کی تصویریں نظر پڑینگی۔ وہاں نہ رام ہے۔ نہ کرشن۔ نہ درگا ہے نہ لکشمی نہ سیتا ہے نہ رکمنی۔ ہاں مریم ہے۔ مسیح کی پریاں ہیں اور یورپ کی مصنوعی حوریں۔

سنہ ۵۲ء سے جب سے سینٹ ٹامس مالابار کے ساحل پر اُترا تب سے لے کر آجتک قریباً دو ہزار سال سے وہاں عیسائیت کا اثر بڑھتا چلا جا رہا ہے اور ایک بار بھی کسی مدراسی کی طرف سے اس اثر کو زائل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی۔ اور اب وہاں عیسائیوں کا حلقہ اثر اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ مالابار کے مندروں اور اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے گھروں میں ہندو بھنگی تو داخل نہیں ہو سکتا اور عیسائی بھنگی ہی یہ کام کر سکتا ہے۔

کوچین مالابار کے ساتھ ایک ہندو ریاست ہے لیکن وہاں کی سوا نو لاکھ آبادی میں سے ۲۰ و ۲۵ فیصدی عیسائی ہیں۔ ٹراونکور بھی ایک ہندو ریاست ہے اور جس میں ایک چوتھائی آبادی عیسائیوں کی ہے تناولی مدراس کا ایک بڑا ضلع ہے۔ وہاں تو عیسائیوں کا اتنا سکہ جم گیا ہے کہ جو کام پہلے ہندو دیوتوں سے لیا جاتا تھا . . . . . . وہاں یہ عام رواج ہو گیا ہے کہ اگر کسی نے منت مانتی ہو تو وہ عیسائی پادری کے پاس چلا جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر یہ بات ہو جائیگی تو اپنا لڑکا عیسائی بنا دونگا۔ اور اسی طرح ہزاروں نہیں تو سینکڑوں لڑکے دکھلائی دیتے ہیں جو ہندوؤں کی جہالت سے اس طرح خود بخود عیسائی بنا دیے گئے ہیں۔

عیسائیوں کی کوشش کے بالمقابل مسلمانوں جن کو اپنا پاک مذہب کل دنیا میں پہنچانے کا حکم تھا۔ آجتک اس بارہ میں کیا کیا ہے۔ یہ الگ امر ہے کہ ہندوؤں کی ذاتیات کی اندرونی اُلجھنوں سے نکلنے کے لئے کچھ ہندو خود بخود مسلمان ہو جاتے ہیں لیکن مسلمان اس بارہ میں کوئی زبردست کوشش اگر کرتے تو کم از کم اچھوت ہندوؤں کی موجودہ لکھوکہا کی تعداد باقی نہ رہتی۔ اس گُر کو تو پہلے عیسائیوں نے ہی سمجھا ہوا تھا۔ اور اب آریہ حضرات بھی اس کو اپنا شعار بنا کر اچھوت ہندوؤں کو ساتھ ملانے لگے ہیں۔

مولوی **نصیر الدین** صاحب نصیر کرناوی کی صفحہ اول پر دو غزلیں شائع ہوئی ہیں۔ لیکن دوسری غزل کے اخیر دو شعر درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ ناظرین یہ دونوں شعر بھی ساتھ ملالیں

شمشیر بکف ہو کے وہ عشاق سے بولے
کیا درد محبت کی دوا کو نہیں دیکھا
دلدادۂ عزلت ہے نصیر جگر افگار
مدت سے اس آشفتہ نوا کو نہیں دیکھا

بڈھوں کے جوان ہونیکا وقت آگیا

مغربی ڈاکٹروں کی حیرت انگیز دریافت

یورپ اور امریکہ کے ڈاکٹر سالہا سال سے اس امر کی تلاش میں تھے کہ لوگوں کو بڑھاپے کے عذاب سے نجات دیں اور یہ بتایا جاتا ہے کہ اس وقت دنیا میں چھ ڈاکٹر ایسے ہیں جنکو اس پہلو میں خاص کامیابی ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک ڈاکٹر سٹینشن ہیں جو لندن میں رہتے ہیں۔ ایک ڈاکٹر برکارڈی ہیں جو آسٹریا کے دار الخلافہ آسٹریا میں بود و باش رکھتے ہیں ایک ڈاکٹر ورونو فٹر ہیں جو پیرس میں رہتے ہیں۔ ڈاکٹر برکارڈی لندن میں آئے ہوئے ہیں اور عنقریب ایک بڈھے کو جوان بنانے کا عمل شروع کرنے والے ہیں۔ جب آپ وائنا میں تھے تو آپ کے انگریز اور امریکن مریضوں نے

التجا کی کہ آپ لنڈن میں تشریف لائیں۔ ڈاکٹر سٹینش نے ۱۴ سال ہوئے بڑھاپے کے خلاف سوچنا شروع کیا تھا اور اب تک وہ کئی بوڑھوں کا علاج کر چکے ہیں۔ ایک ۷۰ سالہ بوڑھے مریض کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے سر کے بال اور انگلیوں کے ناخن بالکل گر گئے تھے۔ اور اس کا جسم سخت کمزور ہو گیا تھا۔ مگر ڈاکٹر موصوف کے علاج کے بعد نہ صرف اس کے بال اور ناخن ہی پیدا ہو گئے۔ بلکہ اس میں اس قدر طاقت پیدا ہو گئی کہ وہ اپنے آپ کو ایک چالیس سالہ جوان سمجھنے لگا۔ اس طریقہ علاج سے جسم کے وہ اجزا جن میں خون بنتا اور رہتا ہے۔ بالکل بدل دیئے جاتے ہیں عام طور پر اپریشن کی ضرورت نہیں پڑتی۔ مگر بعض حالتوں میں اپریشن بھی کرنا پڑتا ہے۔

فن جراحی کی کرامات

فن جراحت نے بھی کمال کر دکھایا ہے۔ جسم انسانی کے رگ و ریشے کی تحقیق و تفتیش کمال کو پہنچائی ہی تھی۔ انسانی دل کا بھی اپریشن ہونے لگا ہے جنگ یورپ کے آخری سال میں فرانسیسی اور انگلش ڈاکٹروں نے سینکڑوں زخمیوں کے دلوں سے اپریشن کر کے گولیاں اور کیلیں اور میخیں جو بم کے پھٹنے سے لگی تھیں نکالیں اور اس طریق سے سینکڑوں بلکہ ہزاروں سپاہیوں کی جانیں بچا لیں۔

اس سے بھی بڑھ چڑھ کر کمال فن جراحت میں یہ کمال کر دکھایا ہے کہ اگر کسی آدمی کے دل کی حرکت یکایک کسی صدمہ سے بند ہو جائے اور وہ آدمی مر جائے تو اس کے دل کی بند حرکت کو پھر متحرک کیا جا سکتا ہے۔ اور وہ آدمی پھر زندہ ہو سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس آدمی کے دل کی حرکت دلی بیماری سے بند نہ ہوئی ہو۔ اس سے اس قدر تو حقیقت ظاہر ہے کہ ذہن انسانی نے موت کے اقتدار میں مداخلت شروع کر دی ہے۔ انسان مُردوں پر سے بھی موت کی پرچھائیں ہٹانے کے قریب قریب پہنچ گیا ہے۔ یا زندگی موت کو نگلنے پر آ گئی ہے۔ وہ وقت دور نہیں معلوم ہوتا جب موت اور قبر پر انسانیت کے فتح کے ڈنکے بجینگے۔

چاہ کن را چاہ درپیش

امرتسر اور قصور کے درمیان ایک سٹیشن لوپارا ہے۔ اس ہفتہ ایک عورت گاڑی پر سوار ہونے کے لئے اس سٹیشن پر پہنچی۔ لیکن اُس کے وہاں جانے سے پیشتر ہی ٹرین وہاں سے گذر گئی۔ رات کا وقت تھا اُس عورت نے پانصد روپے کی رقم وہاں کے سٹیشن ماسٹر کو امانت رکھنے کے لئے دے دی اور خود چارپائی پر لیٹ رہی۔ کہا جاتا ہے کہ سٹیشن ماسٹر کی نیت خراب ہو گئی۔ اور اُس نے ایک بھنگی کو کچھ روپیہ دے کر اس عورت کو مار ڈالنے کے لئے کہا۔ بھنگی کوئی ہتھیار لینے کے واسطے گیا۔ اسی اثنا میں سٹیشن ماسٹر کا لڑکا جو شرابی تھا مسافر خانہ میں پہنچا اور اس عورت کا کپڑا کھینچنے لگا۔ عورت نے کپڑا چھوڑ دیا اور خود دوڑ گئی۔ لڑکا عورت کا کپڑا لے کر چارپائی پر لیٹ گیا بھنگی نے آکر اُس کو قتل کر دیا۔ جب اُس کی نعش کو باہر پھینکنے لگے تو پتہ لگا کہ یہ تو سٹیشن ماسٹر ہی کا لڑکا قتل کر دیا گیا ہے۔ اتنے میں تمام مسافروں کو خبر لگ گئی اور بھنگی اور سٹیشن ماسٹر گرفتار کر لئے گئے۔

نوافشاں کے لئے نئے خریدار دیجئے۔

مسجد کی ٹوٹیاں اُتار لے گیا

خدا جانے کوئی نام نہاد مسلمان تھا یا کوئی چور۔ اُچکا زمانہ بھر کا چھٹا ہوا شہدہ بدمعاش پرلے درجہ کا لفنگہ مسجد رسول شاہیاں لاہور کے نمازیوں کو جل دے گیا۔

واقعہ یوں بیان کیا گیا ہے کہ مسجد رسول شاہیاں چنگڑ محلہ متصل ریلوے سٹیشن لاہور میں نماز فجر کے وقت نمازی جب سبیل سے وضو کرنے لگے تو پانی ندارد تھا۔ کیونکہ رات ہی رات میں کسی نے سبیل کی ٹوٹیاں اکھاڑ لی تھیں۔ نمازیوں کو پانی نہ ملنے سے جو تکلیف ہوئی ہوگی وہ صاف عیاں ہے۔

خدا ایسے جہنمی کام کرنے والوں کو نیک ہدایت دے۔ اس قسم کے لوگ خانہ خدا کی خدمت کرنے کے بجائے اس پر بھی ہاتھ صاف کر جاتے ہیں۔ ان خدائی چوروں کو انکے اعمال کی سزا نہ معلوم کیا ملیگی۔

لیڈران دہلی کی رہائی کا معمہ۔

چند روز ہوئے دہلی کے دو لیڈر قبل از وقت رہا ہو کر آئے تھے۔ جن کے اعزاز میں شاندار جلوس نکالے گئے۔ اور تہنیت نامے پیش ہوئے۔ لیکن ایک مقامی معاصر سے یہ معلوم کر کے سخت حیرت ہوئی ہے۔ کہ یہ اصحاب دستخط کر کے رہا ہوئے ہیں۔ اور ان کی میعاد سزا میں تخفیف اُن کی خاص کوششوں کا نتیجہ ہے۔

علاوہ ازیں معلوم ہوا ہے کہ چند اور لیڈروں کا مسئلہ بھی ابھی حکومت کے زیر غور ہے جو عنقریب دہلی سے قبل اختتام میعاد رہا ہونگے۔

اگر یہ روئیداد درست ہے تو کیا حامیان



عدم تعاون اب دستخط کرکے رہا ہوئے کو اصول تعاون کے خلاف نہیں سمجھتے ہیں۔

کھانڈ پیدا کرنے والا درخت

برٹش کولمبیا میں ایک درخت شاہ بلوط پایا گیا ہے جس کے پتوں پر کھانڈ جمی رہتی ہے۔ کھانڈ کی مقدار کافی ہوتی ہے۔ ½ انچ سے لیکر ۲ انچ کے گھیرے تک کھانڈ جمی ہوتی ہے۔ یہ کھانڈ دیکھنے میں سفید اور کھانے میں مزیدار ہوتی ہے

امید ہے کہ اس نئی دریافت سے کھانڈ کی ارزانی میں بہت کچھ مدد ملیگی۔ (عام)

پریزیڈنسی جیل سے اسلحہ کی برآمدگی

کلکتہ پریزیڈنسی جیل میں حالت پرسکون ہے قیدیوں کے مزاج درست معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں ابھی مقفل رکھا گیا ہے معلوم ہوا ہے کہ مسلح پولیس اور یورپین سارجنٹ جو احاطہ کے گرد پہرہ دے رہے ہیں معمول کام کے شروع ہونے کے بعد ہٹائے جائینگے ڈاکٹر ینگ سپرنٹنڈنٹ جیل مجروحین کو درست حالت میں لانے کی سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ ورکشاپوں کو کھدوا جا رہا ہے۔ چنانچہ اس تلاشی میں روپیہ کچھ خطرناک اوزارات اور ثقیل اشیاء برآمد ہوئی ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ تلاشی ختم ہونے کے بعد کام شروع کر دیا جائیگا۔ (ر)

فیصلہ ادھر یا اُدھر

(ترک پیچھے ہٹ جائیں یا لڑیں)

اگر اخبارات "آبزرور" اور "سنڈے ٹائمز" کے بیانات صحیح ہیں۔ بالخصوص "سنڈے ٹائمز" کے جس کا وزیر اعظم سے بہت بڑا تعلق ہے تو مشرق قریب کی نازک حالت حد سے تجاوز کر گئی ہے اور جنگ شروع ہونے والی ہے۔ "سنڈے ٹائمز" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کمال پاشا کا جواب تلخ اور برانگیختہ کرنے والا ہے اور برطا۔ کہ اس کا مستحق بنتا ہے کہ حکومت برطانیہ جنگ کا فیصلہ کرے۔ ہمارے حاکم صبر تحمل اور برداشت سے کام لے رہے ہیں۔ لیکن وقت آن پہنچا ہے جبکہ برطانیہ کا شیر اپنی دُم کے مروڑے جانے سے دہاڑ اُٹھے۔

اسی طرح "آبزرور" لکھتا ہے کہ ترکوں کے چناق پر جمع ہوتے رہنے سے گورنمنٹ برطانیہ کی برداشت حد کو پہنچ گئی ہے اور اب خاموش رہنے میں بہت نقصان ہے اور مصطفٰے کمال پاشا کو یا تو پیچھے ہٹ جانا چاہئے ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جانا چاہیے۔

اخبارات کے مذکورہ بالا بیانات محض نامہ نگاروں کے معمولی خیالات نہیں ہیں۔ بلکہ وزارت برطانیہ کے ارادوں کی ایک جھلک اُن پر پڑتی ہے۔ جس سے واقعات کی انتہائی پیچیدگی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے۔ (ر)

امریکہ کی نئی ایجاد

یہ خبر دلچسپی سے پڑھی جائیگی کہ امریکہ کی ایک موٹر کمپنی نے ایک سفری گرجا تیار کیا ہے جسے ہر جگہ لیجا کر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس گرجا کو چلانے کے لئے موٹر لگی ہوئی اور نیچے ربڑ کے ٹائر ہیں۔ اس گرجا کے اندر عبادت کے گیت گانے کے لئے ایک چھوٹا سا پیانو باجا بھی موجود ہے اور واعظ کے لئے بیٹھنے کا منبر بھی ہے۔

اس گرجا کی تصویر لنڈن کے ٹائمز میں شائع ہوئی ہے جسے دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ سفری گرجا بہت خوبصورت ہے اور ہر جگہ لے جا کر پادری لوگ وعظ کر سکتے ہیں۔

زرافشاں کو قلمی امداد سے فراموش نہ کیجئے۔

معزول قیصر جرمنی اب شادی نہ کریگا

معزول قیصر جرمن جو آجکل تنہائی کی زندگی بسر کر رہے ہیں اور شاید اسی لئے ایک بیوہ شہزادی سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا تھا جرمنی کے ایک وفد کے مجبور کرنے پر اس شادی سے رک گئے ہیں جس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ شہزادی ہرمائن ذات میں قیصر کے برابر نہیں اور اُس کے ۵ بچے ہیں جن کے متعلق اندیشہ کیا جاتا ہے کہ اپنی والدہ کے ساتھ ہی نہ آجائیں۔

اچھا ہوا کہ قیصر کی شادی کا جھمیلا دور ہو گیا۔ (ز)

چقمہ دے گیا

مرادآباد ڈہریہ کے محلہ میں ملا حسین بخش نہایت ہی نیک اور سیدھے ملا بڑے بوڑھے آدمی بچوں کو پڑھانے کا پیشہ کرتے ہیں۔ ایک اجنبی لالہ صاحب اُن کے پاس آئے اور کہا کہ مولانا میرے بچے کو بھی پڑھا دیا کیجئے۔ مگر گھر جاکر پڑھانا ہوگا۔ مولانا کے انکار پر اُن کی مقررہ فیس میں معقول اضافہ کر کے اُن کو گھر لے چلا۔ بازار میں پہنچکر کہا کہ مولانا مجھے کچھ سونا خریدنا ہے اگر آپ مدد کر سکیں۔ چنانچہ مولوی صاحب کسی معمول سے معارف صراف کی دوکان پر آئے۔ اس لالہ نے سونا پسند کیا۔ اور ۲ پانسے ایک ہزار سے زیادہ کا مال لیکر مولوی صاحب کو ایک تھیلی سپرد کی کہ آپ روپئے لئے بیٹھے رہئے میں سنار کو دکھا لوں۔ پھر کیا تھا ایسے گئے (جیسے گدھے کے سر سے سینگ) انتظار بسیار کے بعد مولوی صاحب اُکتا گئے اور تھیلی صراف کے سامنے ڈالدی کہ آپ روپیہ شمار کر لیجئے۔ جب صراف نے تھیلی کھولی تو اُس میں سے صرف اُنیس روپے کے ادھنے برآمد ہوئے۔ صراف کے ہاتھوں کے طوطے اُڑ گئے

اور مولوی صاحب کو اس کارروائی میں شریک سمجھا مولوی صاحب کو فوراً پولیس کے حوالہ کر دیا گیا۔ بارے خدا بھلا کرے سٹی مجسٹریٹ صاحب کا کہ ان غریب کی حالت پر رحم کیا اور دو سو روپیہ کی ضمانت لے کر چھوڑ دیا اصل ملزم اب تک روپوش ہے۔ پولیس سرگرم تفتیش ہے، دیکھئے کیا نتیجہ برآمد ہو۔ (ر)

سابق قیصر جرمن بیاہ ضرور کرائیگا

موضع ڈورن میں بڑا جوش پایا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں بہت بھاری ٹرنک برلن سے آئے ہیں۔ بتلایا جاتا ہے کہ ان صندوقوں میں شاہی وردیاں اور ملکہ پرشیا کا تاج بھی ہے۔ افواہ گرم ہے کہ جب سابق قیصر کے بیاہ کی رسم ادا ہوگی تو اس کے ساتھ پرائیویٹ طور پر تاجپوشی کی رسم بھی ادا کی جائیگی اور صوبہ پرشیا کا شاہی خطاب دلہن کو عطا کیا جائیگا۔ (ر)

مدراس میں بغاوت ایک تھانہ لوٹا گیا

اخبار "سوراجیہ" میں مسل پٹم کا ایک تار شائع ہوا کہ نزیا کے باغیوں نے ایجنسی کے علاقہ میں چپا پورہ سے قریباً ۲۴ میل کے فاصلہ پر پہنچ کر ادت گیلا تھانہ کو لوٹا۔ سرکاری خزانہ محفوظ بیان کیا جاتا ہے۔ دو کلرک گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ چالیس پولیس والے چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ لوٹ مار کی وجہ سے گورنمنٹ کا کوئی خاص نقصان نہیں ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ گورنمنٹ دشمنوں کا تعاقب کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ (ر)

قسطنطنیہ میں انگریزوں کا قتل

یونانی سفارت خانہ لوٹ لیا گیا۔

(ترکی فتوحات کا اثر قسطنطنیہ میں)

آستانہ کا تار ہے۔ انگریزوں کے محلہ میں خوفناک تشویش پیدا ہوگئی ہے۔ متعدد انگریز قتل کر دیئے گئے۔ ان اخبارات کے دفتروں میں آگ لگا دی گئی جو غیر زبان میں شائع ہوتے تھے۔ جن جرائد کے دفتروں میں آگ لگا دی گئی۔ وہ یونانی اور انگریزی اخراجات سے چلتے تھے اور انہیں کے معاملات سے دلچسپی رکھتے تھے۔ فرانسیسیوں کو ان اخبارات سے بالکل دلچسپی نہ تھی۔ اور نہ وہ ان کے معاملات سے دلچسپی رکھتے تھے۔ عثمانی فتوحات پر قسطنطنیہ میں انگریزوں کی عداوت کی آگ بھڑک اٹھی۔ مسلمانوں کی بعض جماعات نے (قرن ذہن) پر حملہ کرنا چاہا دوسری جماعتوں نے محلہ (پیرا) پر حملہ کیا اور یونانیوں کی دکانیں لوٹ لی گئیں۔ سفارت خانہ یونان پر بھی ایک شدید حملہ کیا گیا۔ تمام باشندگان قسطنطنیہ کے قلوب جوش شجاعت سے لبریز تھے۔ مساجد میں نہایت شاندار روشنی کی گئی۔ اس قسم کی روشنی عید کے موقعہ پر ہوا کرتی تھی۔ حکومت انگورہ کو برابر مبارکباد اور تہنیت نامہ کے تار آرہے ہیں آستانہ کی برقی خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب وہاں سکون ہے۔ اور اطالوی باشندوں سے کسی قسم کی دشمنی نہیں کی گئی۔ ان کے اموال و ملک بھی ہر طرح سے محفوظ رہے۔ (ر)

جرمنی میں غیر ملکی لوگوں کے خلاف تحریک

اخبار ٹائمز کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ برلن نے بھی بویریا کی طرح غیر جرمن اقوام کے خلاف اپنی کوششیں شروع کر دی ہیں اور جرمن پاسپورٹ آفیسر حکام بالا کی ہدایت کے بموجب سوائے اشد ضروری حالتوں کے پاسپورٹوں پر دستخط کرنے سے انکار کر رہے ہیں۔ اخبارات نے بھی غیر اقوام کے خلاف تحریک جنگ کرنے پر کمر باندھ لی ہے۔ ان سے جہاں تک ممکن معلوم ہوتا ہے وہ غیر لوگوں کو تکلیف دینے پر تُلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انہوں نے بہت سی تدبیریں ایذا رسانی کی نکالی ہیں۔ جن میں سے ایک تدبیر یہ ہے کہ غیر جرمن لوگوں سے پانچ گنا زیادہ ریلوے کرایہ وصول کیا جائے۔ جرمن گزٹ نے اسبات کا اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ سے ایک کالم کو اس بات کے لئے مخصوص کریگا۔ کہ اس کے اندر غیر اقوام کے خلاف نفرت پھیلائی جائے۔ امید ہے کہ عنقریب ایک پُرشور جھڑپ عمل میں آئیگی۔ (ر)

ایک امریکن جہاز کو آگ

امریکن جہاز میں جو لاس اینٹے سے روانہ ہوا۔ سمندر میں آگ لگ گئی۔ ۲۶ امریکن مسافر اور ۲۰۰ دیگر مسافر کشتیوں میں پناہ گزین ہوئے۔ جہاز سے آخری تار مظہر ہے کہ کپتان اور دیگر کارکن جہاز کو چھوڑ گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ اگر کوئی جہاز اس جہاز کی امداد کو روانہ ہو تو وہ ۲۴ گھنٹوں میں پہنچے گا۔ آخری خبر ہے کہ جہاز تباہ ہوگیا ہے۔ سارے مسافر بچ گئے ہیں۔ (ر)

شمالی بنگال میں طغیانی عظیم سے تباہی

طغیانی بنگال کی امدادی کمیٹی جس کے ڈاکٹر پی سی رائے سیکرٹری ہیں کا اپنے کارکنوں کی اطلاعات کے بموجب اندازہ ہے کہ طغیانی سے پانچ ہزار سے زیادہ دیہات اور پندرہ لاکھ آبادی متاثر ہوئی۔ آج تک امدادی فنڈ میں ۱۴ ہزار روپیہ جمع ہوا ہے۔ کمیٹی کی رائے میں یہ روپیہ حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔



مارآستین

گذشتہ سے پیوستہ

تیسرا سین

غزل

ناصر:-

انیسِ ساقئ میخانہ گشتی
ایوب آوارہ ودیوانہ گشتی

ذلت دادۂ خویشانِ خود را
تو تنہا بادۂ پیمانہ گشتی۔

پئے آرائشِ زلفِ فلاکت
دل صد چاک ہمچوں شانہ گشتی

مئے حرمت گرا خوردی و آخر
غریقِ گریۂ مستانہ گشتی

جہاں را سوختی اے آبِ آتش
فسوں کردی دھم افسانہ گشتی

حیف ایوب میرا دوست ہوکر میخواروں اور قماربازوں کی صحبت میں جائے۔ اپنے بچے محمود پر ظلم ڈھائے۔ باپ کے نام پر بٹہ لگائے۔ خاندانی عزت کو خاک میں ملائے۔ ایسی زندگی سے بہتر ہے کہ اسے موت آئے۔ میں نے اس کو ہر چند سمجھایا لیکن اسے کچھ خیال نہ آیا۔ نشۂ خودی میں سرشار ایوب ؎

چھوڑ دیگا تو بدی کو اگر انساں ہوگا۔
ورنہ انجام سے تو سخت پشیماں ہوگا

ہاں وہ کون شخص آرہے ہیں ذرا چھپ کے دیکھوں تو سہی (ناصر سائڈ میں چھپ جاتا ہے۔ ایوب اور سودا ابہ آتے ہیں)

ایوب۔ والد نے مجھے تمام دولت سے محروم کردیا جس قدر روپیہ میرے پاس تھا سب شراب نوشی میں ضائع ہوا۔ اب نہایت تنگ حال ہوں۔

سودا ابہ۔ یہ مفلسی کا غم مجھ سے نہ سہا جائیگا۔ تنگ حالی میں نہیں رہا جائیگا۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ دوسروں کی دولت پر تیری بسر اوقات تھی تو میرا بیاہ تیرے ساتھ ناممکن بات تھی۔ ؎

میں ہوں سوناز اور نعمت کی پالی
میں ہوں گلزار استغنا کی ڈالی۔

مجھے ان آفتوں میں کیوں پھنسایا
عبث تو مجھ کو شادی کرکے لایا۔

ایوب۔ بیوی ہمیشہ خاوند کی مونس وغمخوار ہوتی ہے خوشحالی اور تنگ حالی میں اسے ہمیشہ شوہر کا رفیق رہنا چاہیئے۔ جب تک میرے پاس زر تھا تو میرا دم بھرتی تھی۔ گردشِ چرخ نے مجھے اس حال تک پہنچایا ہے اب تو میرا ساتھ چھوڑتی ہے۔ رشتۂ الفت توڑتی ہے۔ یہ مروت سے بعید ہے ؎

مت جدا مجھ سے ہو گو مفلس ونادار ہوں میں
رحم کر رحم کہ بے یار ومددگار ہوں میں
گرچہ جور وستمِ چرخ سے لاچار ہوں میں
بیوفا میری طرف دیکھ وفادار ہوں میں

سودا ابہ۔ ؎

یہ تو میں جانتی ہوں مفلس ونادار ہے تو
یہ بھی معلوم ہے بے یار ومددگار ہے تو
گھر میں لاکر مجھے رسوا کیا آخر تو نے
کون کہہ سکتا ہے تجھ کو کہ وفادار ہے تو

ایوب۔ آخر میرا قصور

سودا ابہ۔ میں نہیں جانتی زیادہ حجت بازی کی ضرورت نہیں۔ اگر تو میری صلاح پر چلنے کو تیار ہے تو میں تیری ہوں۔ ورنہ سب دلیل بیکار ہے۔

ایوب۔ وہ صلاح کیا ہے۔

سودا ابہ۔ جو کام تجھے کرنا زیادہ دشوار ہے

ایوب۔ یعنی

سودا ابہ۔ خون

ایوب۔ کس کا

سودا ابہ۔ منصور کا۔

ایوب۔ اُف یہ میں کیا سنتا ہوں۔ بیٹا باپ کا خون اپنے ہاتھ سے کرے ناممکن ہے۔

سودا ابہ۔ بس او بزدل دیکھ لی تیری محبت۔ اسی ہمت پر عشق کا دم بھرتا ہے۔

ایوب۔ لیکن یہ کام میرے ہاتھ سے نہیں ہوسکتا

سودا ابہ۔ مفلسی اور ضیق انسان سے مشکل سے مشکل کام کرواتے ہیں۔ اگر تجھ میں ہمت نہیں تو میں آمادہ ہوں۔ دوسروں کی دولت اسی طرح ہاتھ آتی ہے۔ ہمارا دل ازل سے طالبِ عیش وسرور ہے مداہنت کو تمام روکاوٹوں سے صاف کرنا ضرور ہے۔

ایوب۔ منظور ہے منظور ہے۔

سودا ابہ۔ آفرین۔ مرحبا تم جاؤ اور دوست حاسد سے کچھ روپیہ مانگ لاؤ۔ وہ ہمارا ہم نوالہ وہم پیالہ ہے ضرور امداد کریگا۔ ادھر میں اپنا کام کرتی ہوں۔

منصور۔ محمود! کیا تم یہ خیال کرسکتے ہو کہ میری تم دونوں کو دنیا میں چلتا پھرتا دیکھ سکتی ہیں ہرگز نہیں۔ ؎

جسم تم دونوں کا مٹی میں ملادوں تو سہی
صورتِ حرفِ غلط تم کو مٹادوں تو سہی
تم نے میرے نسیم کا حق چھینا ہے۔ اب تمہارے لئے دشوار جینا ہے۔ ؎

حسرت سے چرخ دیکھے گا انتقام میرا۔

منصور دیکھتا تم اب انتقام میرا

(دونوں گئے)

ناصر۔ (ظاہر ہوکر) فریب دغا اور مکاری کی بیل دنیا میں کبھی نہیں پھلتی۔ بدمعاشوں کی عیاری نیکوں پر نہیں چلتی۔ آ ایب۔ سو تو یہ تم یہ سمجھتے ہو کہ خدا سوتا ہے۔ بدکار فسق پائیں اور نیک آدمی مارے جائیں۔ غیر ممکن ہے۔ اے عورت بخبت کا فرشتہ تیرے ہمراہ ہے۔ تیرے دل بے درد کو پاؤں کے نیچے مسل دونگا۔ او ناگن تیرے سر کو ایڑی سے کچل دونگا۔

نازکس پہ ہے بتا اے ستم ایجاد تجھے
کون آئیگا بھلا دینے کو امداد تجھے
ذبح کر ڈالوں گا میں صورت جلاد تجھے
ایک ہی وار میں کر دونگا میں برباد تجھے
دم خنجر ہے مرا اور گلو تیرا ہے
میں ہوں اے آفت جاں اور لہو تیرا ہے

خبریں

لندن ۲۲ اکتوبر۔ کل بہت کچھ سیاسی سرگرمی نظر آتی تھی اور بے شمار پرائیویٹ کانفرنسوں میں تمام ملک میں بہت سی تقریریں کی گئیں۔ مسٹر بونرلا کل شام کو قیصر بکنگھم میں پہونچ گئے۔ لیکن دربار شاہی میں جانے کی وجہ ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ آنہوں نے پارلیمنٹ کے توڑنے کے متعلق رائے دی ہے۔ اپنا یہ ظاہر کیا ہے کہ وہ وزارت مرتب کرنے میں کامیاب ہوجائینگے۔ کہا جاتا ہے کہ جدید پارلیمنٹ میں ممبروں کے لئے ایک ہزار سے زیادہ امیدوار ہیں۔

آکسفورڈ ۲۲ اکتوبر۔ کنسرویٹو امرا اور ممبران پارلیمنٹ غالباً اتفاق رائے سے مسٹر بونرلا کو اپنی پارٹی کا لیڈر منتخب کرینگے۔ اس کے بعد فوراً ہی مسٹر بونرلا دربار شاہی میں جاکر نئی وزارت مرتب کرنے کے متعلق اپنی آمادگی ظاہر کریں اور وزرا کے ناموں کی فہرست پیش کرینگے۔

لارڈ کرزن کے بدستور وزیر خارجہ رہنے کی خبر پر ٹائمز بہت خوش ہے اور کہتا ہے کہ قوم ان کی خدمات کی نہایت ممنون ہے مسٹر لائڈ جارج کے مستقبل کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ اور کولیشن لبرل ملکر ایک مرکزی پارٹی بنائینگے۔ جو مسٹر لائڈ جارج کے سابق کنسرویٹو جلیسوں اور ان کے پیرؤں کے ساتھ ملکر کام کریگی۔ اور آزاد لبرل مسٹر ایسکوتھ کی زیر سرکردگی اور لیبر پارٹی بھی سرگرمیاں ظاہر کر رہی ہے۔

لندن ۲۲ اکتوبر۔ لیڈز میں تقریر کرتے ہوئے مسٹر لائڈ جارج نے کسی نئے پروگرام کا اظہار نہیں کیا۔ انہوں نے مسٹر چیمبرلین اور سر رابرٹ ہارن کنسرویٹو لیڈروں کی بہت تعریف کی۔ جو ان کے ساتھ بغاوت میں شریک نہیں ہوئے۔

کولیشن گورنمنٹ کے زوال کا سبب مسٹر لائڈ جارج نے اپنی لیڈز کی تقریر میں یہ بیان کیا کہ اس پارٹی کے اپنے اخبارات موجود تھے۔ جو فرقہ بندی کے خیالات پھیلاتے تھے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ وزرا پر کام کا بہت بوجھ تھا۔ مجھے کبھی چھٹی نہیں ملی۔ لیکن اب میں بیکاروں میں سے ایک ہوں۔ لوگ کہتے ہیں کہ میں وزیر جنگ کے فرائض اچھی طرح سے انجام دے سکتا ہوں۔ لیکن زمانہ امن میں کام کرنے کے ناقابل ہوں۔ کہا جاتا ہے کہ میں ایک اچھے ڈاکٹر کی مانند ہوں جو نہایت خطرناک امراض کا علاج کرسکتا ہے۔ مگر درد سر کو دور نہیں کر سکتا۔ یہ میری خدمات کا بڑا امتحان نہ تھا۔ اب رہا امن کا سوال تو میں نے بڑھاپے میں پنشنیں قائم کرنے اور قومی صحت کا بیمہ قائم کرنے کے لئے بہت کوششیں کی تھیں اور دعوے کرتا ہوں کہ معاہدہ ورسلز کروڑ دس آدمیوں کی آزادی کا پروانہ تھا۔ کولیشن گورنمنٹ کے توڑنے میں جس بات نے سب سے زیادہ مدد دی اور جس کا مجھے سب سے زیادہ فخر ہے وہ آئرلینڈ کے ساتھ معاہدہ صلح ہے مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے کہ مشرق میں برطانیہ کی مضبوطی نے سلطنت کا اعتماد اور شان بڑھادی ہے۔ ہم نے ابناؤں کی آزادی حاصل کرلی ہے جس کے لئے اس قدر جانیں تلف ہوئی تھیں۔

بنگال میں طغیانی سے ۴ کروڑ کا نقصان

ایک لاکھ دس ہزار روپیہ چندہ ہوچکا ہے

کلکتہ ۲۰ اکتوبر۔ بنگال ریلیف کمیٹی نے طغیانی سے نقصان کا اندازہ ۴ کروڑ روپیہ لگایا ہے کمیٹی کا بیان ہے کہ موسم سرما کی فصل جس پر دیہاتی آبادی کا عموماً انحصار ہوتا ہے۔ بالکل تباہ ہوگئی ہے۔ لوگوں کے پاس کپڑے اور خوراک کی بہت کمی ہے۔ آج تک جو روپیہ مصیبت زدگان کی امداد کے لئے فراہم ہوا ہے اس کی مقدار ایک لاکھ دس ہزار روپیہ ہے۔



کے لئے ہرگز مفید نہ ثابت ہوگی۔ ہٹھا یوگ کے اسرار جن سے انجیل بھرپور ہے رفتہ رفتہ باتشریح نذر ہونگے مگر ان سے مستفید وہی شخص ہوسکیگا جو کہ اسرارِ الٰہی کو حسب ہدایت پورے دھیان یا کہ اکاگر من سے یا کہ دلی توجہ سے حل کرنے کی کوشش کریگا۔ ورنہ سب کچھ بے سود ہوگا۔ آج صرف ایک ضروری امر پیشکش کرتا ہوں

(۱) کسی بزرگ علیہ الرحمۃ کا قول زرّین یہ ہے

قولہٗ:۔ ہزار سال تنا بد سہیل گر بہیں

زچرم پشۂ مسکین نمے شود بلغار

ترجمہ۔ اگر سہیل ہزار سال تک ملک یمن پر چمکے مسکین مچھر کے پوست سے بلغار نہیں بنتی (اتنہیٰ) ذکر کرتے ہیں کہ ملک یمن میں جو کہ مکہ کے دہنی طرف ہے لوگ اکثر کچے چمڑے اپنے گاؤں سے باہر لیجاکر درختوں کی چوٹی پہ ٹانگ دیتے ہیں تا کہ سہیل اپنا پرتو پورے طور پر اُن پر ڈال سکے اور یوں بعض کچا چمڑہ رہتے ہیں اور بعض پختہ نے کسی قدر بہتر اور بعض بہترین صورت یوں اختیار کرتے ہیں کہ اُن کا رنگ بھی بدلجاتا ہے۔ اور خوشبو بھی اُن میں پیدا ہوجاتی ہے۔ اور اُن کی نرمی یا کہ ملائمیت حریر کا مقابلہ کرسکتی ہے اسی کو بلغار کہتے ہیں (افسوس ہے کہ بعض لغات نویس بلغار کو ملک بلگیریہ کہہ کر کترا گئے اور بعض نے ملک ظلمات کہہ کر اپنا پیچھا چھوڑایا ہے۔ حالانکہ حقیقت کچھ اور ہی شے ہے) یوگ یا کہ جوگ کے معنے ہیں آپہی میل اور اس میل کے لئے محنت یا کہ مشق کرنی پڑتی ہے اور یہہ مشق تین ماہ کی لگاتار محنت سے دل کے پردے کھول دیتی ہے اور مبارک عمانوئیل باوجود بند آنکھوں کے صاف و صریح طور پر نظر آجاتا ہے۔ میرے مہربان جب تک تجربہ نہ کریں ازراہ کرم مخالفت سے سکوت ورزی کو کام میں لاویں تا کہ حقیقت خود آشکارا ہوسکے اس کے لئے جو سچے دل سے ارادت مند ہوں وے خط و کتابت کرکے ہدایات طلب فرماسکتے ہیں تاہم ان کو یاد رہے کہ بدوں ارکے ٹکٹ کے جواب نہ دیا جائیگا۔ یہ اراجرت نہیں ہے۔ یہ محض محصول ڈاک کے لئے بکار ہوگا ورنہ خیریت۔

مبارک عمانوئیل میں یہ طاقت موجود ہے کہ ہر طرح کے چمڑہ کو بلغار بناڈالے حتیٰ کہ مکھی اور مچھر کے برابر کا پوست بھی ضائع نہیں جاتا دیکھئے متی ۱۲: ۲۰ پیارو! سچ مچ کچھ بن جانے کا وقت ہے اس لئے کوشش کے لئے دل سے تیاری کیجئے اور گوہر مراد سے اپنا دامن بھر لیجئے۔

(۲) اسی شعر بلغاری کو اگر ہم اپنی موجودہ حالت پر بھی چسپاں کرکے دیکھیں تب بھی یوں باراں ہے مثلاً ان ایام تا التیام میں مسموع ہوتا ہے کہ امرتسر مشن اب ہندوستانیوں کو مرحمت ہونے لگا ہے۔ دنیوی نکتہ خیال سے امرتسر میں کتنے متمول ہیں جو کہ بخوشی بار بردار ہونگے۔ یا کہ امرتسر کے کن جوانوں نے سارا بوجھ اُٹھا لینے کی درخواست کی ہے؟ کسی نے بھی ایسا نہیں کیا۔ پس برائے خدا ان بزرگوں کی تقلید فرماویں جنہوں نے خدمت کرتے کرتے اپنا جسم مبارک بھی امرتسر کی خاک کے حوالہ کرڈالا جیسے آقائے نامدار کیاشہ ماہنیں۔ یوں تو آپ اُن محترمین آنجہانی کے جانشین بخوشی بن گئے۔ مگر آج امرتسر سے کنارہ کشی کی فکر دامنگیر ہے۔ واقعی یہ ان جنت آشیان صاحبان کی تقلید نہیں۔ بلکہ ان کی تقلید مجید سے صریحاً گریز کی صورت ہے وبس۔

صاحبان! یاد رہے اور بخوبی یاد رہے کہ اگر آپ اور میں بھی نہ رہیں تو نہ رہیں مگر جس کا کام ہے وہ اور اُس کا کام سدا قائم رہیگا۔ ہاں آپ کا کام اگر قائم نہ رہا تو کیا مضائقہ والسلام۔ آپ کا خیر اندیش پادری

ملک روشن خاں اُستاد جوگیاں از مجیٹھہ علاقہ امرتسر

شادی خانہ آبادی

مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۲۲ء کا دن بھی لاہوری مسیحیوں کی خوشی کے خاص دنوں میں سے ایک خاص دن تھا۔ اس روز مسٹر فضل کی لڑکی لیلاوتی روزلین اور ایلبرٹ لوتھر نجم الدین کی شادی کی رسم شام کے ساڑھے چار بجے ٹرنیٹی چرچ لاہور میں پادری گف صاحب اور پادری دیناناتھ صاحبان کی معرفت ادا کیگئی تھی۔ بروقت نکاح گرجہ میں اچھی خاصی گروہ جمع تھی۔ بعد نکاح تمام جماعت مسٹر ایلبرٹ لوتھر نجم الدین کے مکان پر جو بہاولپور روڈ پر واقع ہے مدعو تھی۔ وہاں حاضرین نے اس نئے جوڑے کے ساتھ مل کر خوب خوشی منائی۔ ہماری دلی دعا ہے کہ خدا اس نئے جوڑے پر اپنی برکت کا ہاتھ رکھے اور ان کی باہمی خوشی اور شادمانی کو بڑھائے۔ اُن کی زندگی سے آج سے لیکر ہمیشہ تک جلال پائے آمین

ہندوستانی مسیحیوں کی آل انڈیا کانفرنس

خبر دی جاتی ہے کہ ہندوستانی مسیحیوں کی آل انڈیا کانفرنس کا نواں جلسہ بڑے دن کی رخصتوں میں لکھنؤ میں فراہم ہوگا۔ صوبوں کی ایسوسی ایشنیس کے ووٹوں سے ڈاکٹر ایس کے دتا بی۔ اے ایم۔ بی سی۔ ایچ۔ بی پریذیڈنٹ منقرر ہوئے ہیں اور پادری جے۔ آر چیتھر ایم۔ اے۔ پرنسپل کرسچن کالج لکھنؤ استقبالیہ کمیٹی کے چیرمین مقرر ہوئے ہیں۔

بی۔ ایل۔ رلیارام۔ جنرل سکرٹری۔
آل انڈیا کانفرنس۔

ضرورت

سی-ایم-ایس ضلع آگرہ میں ایک سب اسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے۔ جوان شادی شدہ ہو اور چال چلن نیک اور مشن کے کام کا شوق رکھتا ہو تنخواہ ۵۰ روپیہ ماہوار ہوگی۔ درخواستیں پتہ ذیل پر روانہ ہوں۔

پادری جے۔ سی۔ ہربسن۔

سی-ایم-ایس سکندرہ آگرہ

امرتسر پولیس نے بڑے وسیع پیمانہ پر انتظام کیا ہے کہ ہر وہ شخص جو اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کرے فوراً زیر حراست کر لیا جاوے ۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے جاری ہے اور شہر سے تقریباً ایک میل باہر ایک پرفضا اور صحت افزا مقام پر واقع ہے اس کے متعلق ہوادار بورڈنگ ہاؤس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع تالاب اور عبادت کے لئے گرجا گھر جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں۔ چند لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ

ضلع گورداسپور۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی خبریں اور کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں۔ سالانہ چندہ حسب تنخواہ خریداران ایک روپیہ سے تین روپیہ تک ہو نمونے کا پرچہ پادری سی ایچ مینڈس بی۔ ایس سی ایڈیٹر و مینیجر مخزن مسیحی فتحگڈھ یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں۔

کرسچن بک سٹور لودیانہ

اردو کی پہلی کتاب	۲	رومن پنجابی پرائمر	۱
دوسری "	۳	تیوہار - اسلام میں مسیح	۱
صحت جسمی بہتر تحفہ	۰	ینابیع الاسلام	۳
مسئلۃ التخلیق	۲	دیدوں کی اصل	۳
صراط المستقیم	۸	دو سوال	۳

مینیجر کرسچن بک سٹور لودھیانہ

دستور العمل نورافشان

سالانہ قیمت ہندوستان کے حدود کے اندر — ؎ ۳
" غیر ملک سے — ؎ ۴
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا ¼ حصہ	۸	۱۲	۲۲
چوتھائی کالم	۱۲	۲۲	۴۰
نصف کالم	۲۲	۴۰	۷۰
پورا کالم	۴۰	۷۰	۱۰۰
پورا صفحہ	۱۰۰	۱۵۰	۳۰۰

۳ ماہ سے کم عرصے کے لئے ہر ایک اندراج فی سطر ۲ لیکن کسی اشتہار کے لئے ۱ سے کم نہ لیا جائیگا۔

کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ

۱۸۷۵ء سے قائم ہے

یہ بورڈنگ مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔

مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے پہلی اپریل ۱۹۱۸ء سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیر نگرانی کر دی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ جسمانی کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن ہائی سکول میں داخل ہوتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک لوئر پرائمری میں فی طالب علم چھ روپیہ اور اپر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے کلاس فیس سرکاری کاتم ہے۔ متفرق اخراجات کے لئے ڈیڑھ روپیہ ماہوار فی طالب علم اور کتابوں کی قیمت اور سٹیشنری اس کے علاوہ ہے۔

اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جز کشا ۵ سے ۱۵ تک گرد کونل ۵ سے ۹ تک مزید حالات پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں ۔

مژدہ

مینیجر نورافشان کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ جو خریدار ایک نیا خریدار نورافشان بنا کر اس کا پتہ مینیجر کے دفتر میں بھیج دیوے اور اُن کے نام پر نورافشان کم از کم ایک سال کے لئے جاری کرا دیوے تو ایسے خریدار کو ایک ماہ مفت اخبار دیا جائے گا۔

مینیجر نورافشان

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نورافشاں امپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پرسیس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔